© rasailojaraid.com

مولانا ذاکر حسن نعمانی

جبین سے ماتھا مراد لینا بھی صحیح ہے

جناب مولانا سید تصدق بخاری نے چھ سات ماہ کی طویل خاموشی کے بعد انگڑائی لی اور بجائے اس کے کہ زیر بحث موضوع کو تکمیل تک پہنچائیں خلط مبحث کر کے نئے موضوعات کو اعتراضات کی شکل میں چھیڑ دیا صرف اس لیے کہ قارئین تشویش میں پڑ جائیں اور اصل موضوع ہاتھ سے نکل جائے کسی موضوع پر بحث کے دوران ایسی روش اختیار کرنا عاجزی کی دلیل ہوتی ہے۔

بخاری صاحب کا موقف یہ ہے کہ جبین کا ترجمہ "کروٹ" ہی ہے جبکہ ہمارا موقف یہ ہے کہ جبین کا ترجمہ کروٹ اور پیشانی دونوں صحیح ہیں کیونکہ عربی کی معتبر تفاسیر میں پیشانی، چہرہ کے ساتھ ترجمہ اور تفسیر موجود ہے۔ ہم نے جن تفاسیر کے حوالے دیئے تھے وہ یہ ہیں۔ (۱) جامع البیان فی تفسیر القرآن ابن جریر طبری۔ (۲) درمنثور (۳) روح المعانی (۴) تفسیر ابی السعود (۵) تفسیر ابن کثیر (۶) تفسیر قرطبی (۷) التفسیرات الاحمدیہ۔

موصوف نے ان حوالوں کی تردید نہیں کی اور کر بھی نہیں سکتے اگر ہمت ہو تو ان مستند تفاسیری حوالوں کا جواب دیں۔

بخاری صاحب مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا بیضاوی کو تفسیر نہیں مانتے (اگست الحق ۱۹۹۲ء صفحہ ۴۲) ہم بے شک بیضاوی کو تفسیر مانتے ہیں لیکن آپ سے یہ پوچھنے کا ہمیں حق حاصل ہونا چاہیے کہ جناب! آپ بیضاوی کے دوسرے قول کو کیوں نہیں مانتے۔ فرماتے ہیں کبه علی وجهه باشارته کیلا یری۔ یعنی اسماعیلؑ کے چہرے پہ چہرے کے بل گرا دیا۔ ذرا آگے جناب سید صاحب موصوف لکھتے ہیں کیا آپ کے نزدیک صرف سواطع الالہام ہی تفسیر ہے۔ (الحق اگست ۱۹۹۲ء صفحہ ۴۲)

میری گذارش یہ ہے کیا میں نے صرف "سواطع الالہام" ہی کا حوالہ دیا ہے دیگر تفاسیر سے کیوں صرف نظر کیا جا رہا ہے ان کا ذکر بیچ میں سے کیوں حذف کر دیا۔ قارئین الحق کو بھی یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے اگر آپ علامہ زمخشری جیسے کٹر معتزلی کا حوالہ دے سکتے ہیں تو راقم نے اگر فیضی کا حوالہ دیا تو کیا حرج ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موصوف بار بار جبین کا معنی پوچھتے ہیں وہ تو بتا دیا گیا کہ پیشانی کی کروٹ کو کہتے ہیں لیکن اس کا اطلاق ماتھے پر بھی ہوتا ہے جناب پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے مقالہ میں یہ عبارت تاج العروس کی ملاحظہ فرمائیں۔ وقد ورد الجبین بمعنی الجبهة لعلاقة المجاورة فی قول زهیر (الحق مئی ۱۹۹۲ء صہ ۵۲)

میں نے بھی اپنے مقالہ میں قرآن کریم سے ایک مثال دی تھی لیکن آپ شاید معنیٰ موضوع لہٗ، معنی مراد اور مجاز میں فرق کو ملحوظ نہیں رکھ سکتے، جن مفسرین نے "کروٹ" ترجمہ کیا ہے وہ بھی تو مجاز ہے حقیقی معنی نہیں کیونکہ کروٹ کا ترجمہ کرنے والوں نے شق یا جنب کا لفظ استعمال کیا ہے جیسا کہ آپ کے حوالوں میں مذکور ہے جانب پیشانی جب زمین پر لگے گی تو لازماً اس جانب کی بدن کی کروٹ بھی زمین سے لگے گی۔

جناب سید تصدق بخاری صاحب لکھتے ہیں کہ آپ یہ سوچنا بھول گئے کہ یہ دونوں لازم اور ملزوم ہیں جناب! میں نہیں بھولا آپ میرا مقالہ بھول گئے، میں نے الحق مارچ ۱۹۹۲ء صہ ۲۱ پر لکھا ہے پیشانی کی دائیں یا بائیں جانب زمین سے لگ جائیں تو لازماً بدن کا اس طرف والا حصہ بھی زمین کے ساتھ لگے گا۔

علاوہ ازیں آپ کی یہ بات بھی غلط ہے کہ دونوں لازم اور ملزوم ہیں (الحق اگست صہ ۳۹) لزوم صرف ایک طرف سے ہے یعنی جبین زمین سے لگے گی تو بدن کی کروٹ بھی لگے گی لیکن بدن کی کروٹ زمین سے لگ جائے تو لازم نہیں کہ جبین بھی زمین کے ساتھ لگ جائے، ذرا تجربہ کر کے دیکھ لیں اس کے برعکس جبین زمین سے لگ جائے تو یہ بالکل ناممکن ہے کہ بدن زمین سے نہ لگے۔

الحاصل دونوں ترجموں کی بنا مجاز پر ہے جس مفسر نے جو ترجمہ کیا ٹھیک ہے، نواب صدیق حسن خان نے بھی دونوں ترجمے کئے ہیں اپنی تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن میں لکھتے ہیں قیل المعنیٰ كبه على وجهه كيلا يرى من ما يؤثر الرقة لقلبه الجزء الثامن صہ ۱۲۸ یعنی چہرے کے بل گرایا۔ بحر العلوم علامہ سید امیر علی المتوفیٰ ۱۳۳۷ھ اپنی تفسیر مواہب الرحمٰن میں لکھتے ہیں "اور پچھاڑا اس کو ماتھے کے بل۔

معالم التنزیل والے لکھتے ہیں۔ یا ابت كبنی بوجهی علی جبینی فانك اذا نظرت فی وجهی رحمتنی و ادركتك رقته تحول بينك وبين الله۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے میرے ابا! مجھے چہرے کے بل لٹا، کیونکہ مجھے دیکھنے سے رقت قلبی پیدا ہوگی جو اللہ کا حکم پورا کرنے میں آڑ بن جائے گی۔

حاشیۃ العلامہ الصاوی علی تفسیر الجلالین میں رقمطراز ہیں۔ قال الابن یا ابت كبنی لوجهی علی جبینی آگے لکھتے ہیں ففعل ذلك ابراهيم ثم وضع السكين على قفاه۔ یعنی بیٹے نے باپ سے کہا کہ مجھے چہرے کے بل ڈال، پس ابراہیم نے ایسا ہی کیا اور اس کی گدی پر ذبح کے لیے چھری رکھی۔

ہمیں بخاری صاحب سے اس مقالے اور گزشتہ مقالے کے تفسیری حوالوں کا جواب مطلوب ہے۔ جبین کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لغوی بحث کو طول نہ دیں وہ سب کو معلوم ہے کہ جبین کا معنیٰ جانب الجبھہ ہے بات جبین کے ترجمہ میں ہے کروٹ اور پیشانی، مفسرین دونوں طرف گئے ہیں دونوں مبنی بر مجاز ہیں نہ کروٹ بدن معنی موضوع لہ ہے اور نہ ماتھا۔ مجاز کا ارتکاب اس لیے ہوا کہ جبین کا معنی موضوع لہٗ لینا متعذر ہے۔

جناب بخاری صاحب لکھتے ہیں کہ مصباح اللغات منجد کا خلاصہ ہے (الحق اگست ص۳۸) لیکن علامہ بلیاوی خود لکھتے ہیں کہ بعض بزرگوں اور عزیز طلبہ نے اصرار کے ساتھ خواہش ظاہر کی کہ المنجد کے طرز پر ایک لغت کی کتاب ترتیب دی جائے طرز اور خلاصہ میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ چند سطور کے بعد مرتب مصباح اللغات فرماتے ہیں۔ کام کرتے ہوئے جمہرۃ اللغۃ، اقرب الموارد، قاموس، کتاب الافعال لابن قوطیہ تاج اللغات، مفردات امام راغب، مجمع البحار نہایہ ابن اثیر، منتہی الارب، المنجد، صراح یہ سب کتابیں پیش نظر رہیں۔ ہر لفظ کے معنی و مراد کی نہایت تحقیق کے ساتھ تعیین کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو مصباح اللغات کا اول صفحہ۔ اب قارئین الحق ہی فیصلہ کریں کہ مصباح اللغات منجد کا خلاصہ ہے یا مذکورہ کتابوں کا۔

عمدۃ القاری ج ۱ ص۱۸۱ میں علامہ بدرالدین عینیؒ نے جبین کی لغوی تشریح کی ہے اور عنوان بھی باندھا ہے بیان اللغات، لیکن سید تصدق بخاری صاحب فرماتے ہیں، حدیث مذکور میں جبینان کے تثنیہ کو ہی جبین فرمایا ہے — (الحق اگست ص۳۷)

بخاری صاحب جبین کی لغوی تشریح جو عمدۃ القاری میں ہے اس کو جبین کا معنیٰ مراد سمجھ بیٹھے۔ علامہ بدرالدین عینی نے ضمناً لکھا ہے اور موصوف ہی لکھتے ہیں (الحق اگست ص۳۷) ھی ضمیر اس کی عبارت میں کہاں ہے۔ اور کس طرف لوٹتی ہے، علامہ عینی لکھتے ہیں۔ یقال الجبین غیر الجبھۃ بخاری صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں (الحق اگست ص۳۶) اور کہا گیا ہے کہ جبین پیشانی کے سوا ہے (الحق دسمبر ص۴۳) بے چارے ماضی اور مضارع میں فرق نہیں کر سکے "کہا گیا ہے" قیل کا ترجمہ ہے یقال کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہا جاتا ہے۔

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جبین سے جبینین مراد ہیں لیکن اس کا معنی موضوع لہ نہیں۔ عون الباری لحل ادلۃ البخاری میں نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں۔ والمراد واللہ اعلم ان جبینیہ معًا یتقصدان۔ والمراد سے صاف ظاہر ہے کہ جبینین معنی موضوع لہ نہیں بلکہ مراد ہے۔ (جلد ۱ ص۳۹)

ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری للعلامہ قسطلانی ج ۱ ص۱۶۹ میں رقمطراز ہیں۔ والمراد واللہ اعلم ان جبینیہ معًا یتقصدان فان قلت لم افردہ اجیب بان الافراد یجوز ان یعاقب التثنیۃ فی کل اثنین یغنی احدھما عن الآخر کالجبینین والاذنین تقول عینہ حسنۃ وانت ترید ان عینیہ جمیعًا حسنتان۔ والمراد سے پتہ چلتا ہے کہ جبینین جبین کا معنی نہیں۔ عینین اذنین کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے اندر جس طرح ایک عین (آنکھ) سے عینین ایک اُذن (کان) سے اُذنین تثنیہ مراد لے سکتے ہیں اس طرح جبین مفرد سے جبینین مراد لے سکتے ہیں، کیونکہ ایک آنکھ کا دوسری آنکھ یا ایک کان کا دوسرے کان سے جو تعلق ہے وہ ظاہر ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جبین سے جبہہ (ماتھا) مراد نہ لیں کیونکہ جب جبین سے جبین مراد لیا تو جبہہ تضمین میں آ ہی گیا۔ اس لیے اہل حدیث و احناف کے تراجم حدیث میں جبین کا ترجمہ پیشانی لکھا ہے۔

(۱) شبیر احمد عثمانیؒ کی شرح فضل الباری ج ۱ ص۱۵۸ میں جبین کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے "آپ کی پیشانی مبارک سے" (۲) تجرید البخاری للعلامہ حسین بن مبارک زبیدی میں ہے "آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا" ج ۱ ص۵ (۳) انوار الباری اردو شرح بخاری افادات انور شاہ کشمیری میں ہے "پیشانی مبارک" (۴) علامہ وحید الزمان نے بھی پیشانی ترجمہ کیا ہے۔ (۵) ترجمہ صحیح بخاری (۱) مولانا امجد علی صاحب (۲) مولانا ابوالفتح صاحب — (۳) مولانا سبحان محمود صاحب (۴) مولانا قاری احمد صاحب، انہوں نے بھی پیشانی کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔

تیسیر القاری شرح فارسی صحیح بخاری ج ۱ ص۴ کا ترجمہ ملاحظہ فرماویں۔ "وحالانکہ بتحقیق پیشانی او سیلان میکند"۔

منح الباری شرح بخاری ملا محمد احسن ملقب بہ حافظ دراز ص۱ پر موجود ہے۔ یعنی "جاری می شد عرق از پیشانی مبارک"۔

شرح غوثیہ فارسی سید شاہ محمد غوث المتوفی ۱۱۶۳ھ رقمطراز ہیں "وحالانکہ پیشانی وی میریخت عرق"۔

اب بخاری صاحب ہی قارئین کو بتائیں کہ جبین کا ترجمہ (پیشانی) کے ساتھ کرنے میں اتنے بڑے بڑے مفسرین اور شارحین حدیث کیسے غلطی کر سکتے ہیں۔

مولانا تصدق بخاری صاحب اپنے تردیدی مقالہ (الحق اگست ص۳۹) میں لکھتے ہیں کہ اگر وہ غور سے اسے پڑھتے تو اس حقیر کی بابت ہرگز نہ لکھتے کہ یہ بات بھی غلط ہے کہ اس غلطی کی ابتدا ر شاہ عبدالقادرؒ سے ہوئی ہے۔

بخاری صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا آپ نے دسمبر کے مقالہ (الحق دسمبر ص۴۱) میں یہ نہیں لکھا۔

اس تسامح کا ارتکاب اس لیے ہوا ہے کہ حضرت شاہ عبدالقادر اولاً اپنے ترجمہ میں جبین کا ترجمہ ماتھا لکھ دیا اور بعد کے علماء کرام نے آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اصل حقیقت کی نہ مراجعت کی اور نہ التفات نہ تحقیق۔

اب ہم بخاری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ تسامح اور اولاً کا کیا مطلب ہے اس لیے ہم نے جواب میں لکھا کہ اس قسم کا ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ سے پہلے کئی مفسرین کر چکے ہیں اب اس کو تسامح اور اولاً کہنا بالکل غلط ہے۔

آخر میں آپ سے درخواست ہے کہ علماء کرام پر بدظن نہ ہوں اکابر علماء کی مجلس ادارت نے منجد کا جو

(بقیہ ص۱۳۳ پر)

© rasailojaraid.com